Al-Aijaz Research Journal of Islamic Studies & Humanities

(Bi-Annual) Trilingual: Urdu, Arabic and English

ISSN: 2707-1200 (Print) 2707-1219 (Electronic)

Home Page: http://www.arjish.com

Approved by HEC in "Y" Category

Indexed with: IRI (AIOU), Australian Islamic Library, ARI, ISI, SIS, Euro pub.

Published by the Al-Khadim Foundation which is a registered organization under the Societies Registration ACT.XXI of 1860 of Pakistan

Website: www.arjish.com

Copyright Al Khadim Foundation All Rights Reserved © 2020

This work is licensed under a

Creative Commons Attribution 4.0 International License

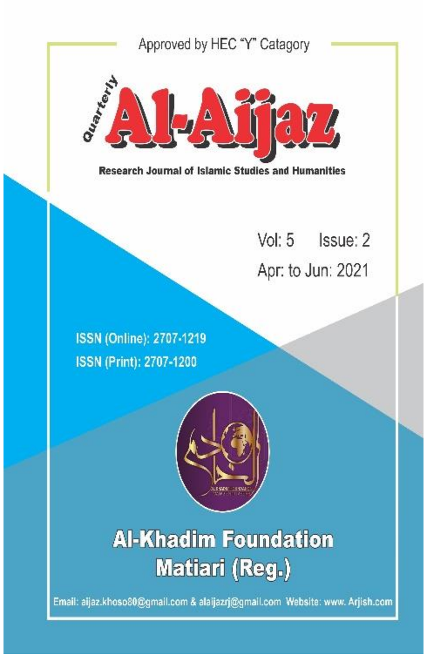

TOPIC:

A Critical analysis of the constitutions of Pakistan's religious political parties

AUTHORS:

1. Muhammad Sohail Ahmad, Ph.D. scholar, Department of Islamic studies & Arabic, Gomal University D.I.Khan. Email: sohailahmad1991@gmail.com

2. Dr. Hafiz Abdul Majeed, Assistant Professor, Department of Islamic studies & Arabic, Gomal University D.I.Khan. Email: drhafizabdulmajed@gmail.com

3. Salah Uddin, Ph.D. scholar, Department of Islamic Studies& Arabic GUMAL University D.I Khan. Email: rabbani03018@gmail.com

How to cite:

Ahmad, M. S. ., Majeed, H. A., & Uddin, S. (2021). Urdu-13 A Critical analysis of the constitutions of Pakistan's religious political parties. *Al-Aijaz Research Journal of Islamic Studies & Humanities*, *5*(2), 165-181.

https://doi.org/10.53575/Urdu13.v5.02(21).165-181

URL: http://www.arjish.com/index.php/arjish/article/view/323

Vol: 5, No. 2 | April to June 2021 | Page: 165-181

Published online: 2021-06-20

QR Code

پاکستان کی دینی سیاسی جماعتوں کے دساتیر کا تنقیدی جائزہ

A Critical analysis of the constitutions of Pakistan's religious political parties

Muhammad Sohail Ahmad*
Dr. Hafiz Abdul Majeed**
Salah Uddin***

Abstract

This study elaborates the critical overview of the constitutions representing by religious political parties in Pakistan towards public. Political parties' constitution is the basic principles and laws that determine the powers and duties of the government and guarantee certain rights to the people in it after the forming a legal government by that Parties. Positive Political slogan of religious political parties gives direction towards Islamization in Pakistan which is basically religious and spiritual need of society. The constitution of religious political parties motivates the society or individual to contribute in Islamization struggle in Pakistan which can be a factor to rising religious awareness in peoples. It is a fact that an approach was made by religious parties to overcome the democratic or secular parties influence in politics. Religious political parties always deviate from their constitutions or modify it according their political benefits or show the representation of their school of thought for that religious political parties are constantly misused, especially concerning with Islamization in Pakistan. The religious parties in politics have developed constitutions which are their representing school of thought or personal benefits not Islam. Similarly Religious parties have their own constitutions to conquer prerequisite foundations of developing political harmony. More important aspect of Islamic political thought is range of ideas and ideologies characterized the debate on how Islamization should be increased in modern politics. This study analyze the political constitutions of religious political parties of Pakistan like Jamaat-e-Islami , Jamiat Ulama-e-Pakistan, Jamiat Ulama-e-Islam Pakistan , Jamiat Ahle Hadith Pakistan and Tehreek Nifaz-e-Fiqh Jafariya Pakistan.

Keywords: constitutions, Islamic political thought, moral development, Islamic ideologies

پاکستان میں مذہبی جماعتوں کے سیاست میں وارود کا مقصد معاشرے میں اقامت دین کا شعور بیدار کرنا اور عوام کے بنیادی حقوق کا تحفظ کرنا ہے، تا کہ عام آدمی کے تمام شعبہ حیات میں استحکام لایا جاسکے۔ پاکستان میں تمام دینی سیاسی جماعتیں اپنی اپنی بساط اور ہمت کے مطابق نفاذِ اسلام کے لیے کوشاں ہیں اور ہر دینی سیاسی جماعت کی کوشش ہے کہ مملکت خداداد پاکستان کا نظام اسلام کے سنہرے اصولوں پر استوار ہو اور عامتہ الناس کی انفرادی واجتماعی زندگی قرآن وسنت کے احکام کے مطابق ہو۔ پاکستان میں نفاذ اسلام کے لیے کردار ادا کرنے والی دینی سیاسی جماعتوں نے سیاست کے اصولوں کے مطابق اپنے دستور مرتب کر رکھے ہیں جو ان جماعتوں کے مقاصد کی تکمیل کے لیے ان کی تمناؤں کے عکاس

* Ph.D. scholar, Department of Islamic studies & Arabic, Gomal University D.I.Khan.
Email: sohailahmad1991@gmail.com
** Assistant Professor, Department of Islamic studies & Arabic, Gomal University D.I.Khan.
Email: drhafizabdulmajed@gmail.com
*** Ph.D. scholar, Department of Islamic Studies& Arabic GUMAL University D.I Khan.
Email: rabbani03018@gmail.com

ہیں۔کسی بھی جماعت کا دستور معاشرے میں جماعت کے اغراض ومقاصد، مستقبل کی حکمتِ عملی، سیاسی بصیرت کی عکاسی اور جماعت کے تنظیمی ڈھانچہ کو دفعات کی صورت میں پیش کرتا ہے۔کسی بھی جماعت کے لیے سب سے اہم اور مشکل ترین کام دستور سازی ہے جس کے لیے ذاتی مفادات اور پسندیدگی پر جماعت کے اصولوں کو ترجیح دی جاتی ہے۔ گویا دستور ایک ایسا بنیادی قانون ہوتا ہے جو جماعت کے اغراض ومقاصد، جماعت کا نصب العین، امیر جماعت ودیگر عہدیداران کی تقرری، ان کے فرائض واختیارات اور جماعت کی سیاسی پالیسیوں کو بیان کرتا ہے۔اس مقالہ میں پاکستان میں کی اہم دینی سیاسی جماعتوں، جماعتِ اسلامی پاکستان، جمعیت علماء اسلام پاکستان، جمعیت علماء پاکستان، مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان اور تحریک نفاذ فقہ جعفریہ پاکستان کے دساتیر کی اہم دفعات کا تنقیدی جائزہ پیش کیا گیا ہے۔

دستور جماعتِ اسلامی پاکستان

جماعتِ اسلامی ایک نظریاتی جماعت ہے جس کی بنیاد سید ابوالاعلیٰ مودودی نے 26 اگست 1941ء کو پٹھان کوٹ (بھارت) میں رکھی۔جماعتِ اسلامی نے اپنا طریقہ کار روزِ اول سے متعین کر رکھا ہے کہ جماعت جمہوری اور آئینی طریقہ کار کے مطابق تبلیغ وتلقین اور اشاعتِ افکار کے ذریعے اصلاحِ انسانیت کی جدوجہد کرے گی۔[1] پاکستانی سیاست میں جماعتِ اسلامی اہم مقام کی حامل نظریاتی جماعت ہے، جماعتِ اسلامی بنیادی طور پر عملی سیاست کے حق میں نہیں تھی بلکہ لٹریچر کے ذریعے لوگوں میں اسلامی تعلیمات کا فروغ اور عام آدمی سے انقلاب اسلامی برپا کرنا چاہتی تھی[2]۔جماعتِ نے ملکی صورتحال اور معاشرتی بگاڑ میں روزافزوں بہتری کے بعد جماعتی مشاورت سے عملی سیاست میں آنے کا فیصلہ کیا اور 1951ء سے اب تک انتخابی سیاست میں حصہ لے رہی ہے۔[3]

جماعتِ اسلامی نظریاتی ووٹ بنک رکھتی ہے جس کی بدولت انتخابات میں جماعت کی قابل ذکر تعداد پارلیمنٹ اور سینٹ میں پہنچ جاتی ہے۔جماعتِ اسلامی کا واضح موقف ہے کہ اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے اس لیے دین اور سیاست کو جدا نہیں کیا جا سکتا اور مسلم ریاست کو قرآن وسنت کے سانچے میں ڈھالنے ہی میں اس کی بقا ہے۔اور یہی جماعتِ اسلامی کا مقصد وہدف ہے۔جماعتِ اسلامی کا مقصد پاکستان میں ہر شعبہ ہائے زندگی میں اسلام کا نفاذ کرنا ہے۔[4] جماعتِ اسلامی کا لٹریچر بھی اس کے مقصد کی عکاسی کرتا ہے۔مولانا ابوالاعلیٰ مودودی کے بعد میاں طفیل، پروفیسر عبدالغفور، قاضی حسین احمد، سید منور حسن جماعتِ اسلامی کے امیر رہے ہیں اب امارت کی ذمہ داری سراج الحق نبھا رہے ہیں۔

جماعتِ اسلامی کا دستور 26 اگست 1941ء کو بانی ارکان جماعت نے مرتب کیا اور اسی اجلاس میں منظوری کے بعد نافذ کر دیا گیا جو کہ 26 اگست 1952ء تک قابل عمل رہا۔اسی طرح قرار دار مقاصد کے پاس ہونے کے بعد جماعت نے اپنے دستور کی تعمیر نو کا ارادہ کیا اور اس سلسلہ میں کل پاکستان اجتماع کراچی میں منعقد ہوا جس میں 39 ارکان کی ایک کمیٹی بنائی گئی جس نے دستور کی ترتیب نو کر کے مجلس کے سپرد کر دیا یہ دستور 26 اگست 1952ء سے نافذ العمل ہوا۔ فروری 1957ء میں جماعتِ اسلامی کے دستور میں کچھ ترامیم کیں اور از سر نو مرتب کیا جو کہ جون 1957ء میں نافذ ہو گئیں۔ایوب خان کے مارشل لاء کے بعد سیاسی جماعتوں پر پابندی عائد کی گئی جو 1962ء میں ختم ہوئی۔اکتوبر 1962ء کو جماعتِ اسلامی نے اجتماع عام میں دستوری ترامیم کا فیصلہ کیا لیکن حالات خراب ہونے، امیر جماعت پر مقدمات اور

1965 کی جنگ کی وجہ سے یہ ترامیم نہ ہو سکیں بالآخر دسمبر 1965ء کے اجلاس میں ترامیم کی منظوری دی گئی جو کہ 24 جنوری 1966ء سے نافذ ہوئیں۔ اسی طرح فروری 1982ء میں مجلس شوریٰ نے ارکان عاملہ کی تعداد 15 کر دی جس نے اپریل میں ترامیم کر کے نیا دستور نافذ کر دیا۔ مرکزی مجلس عاملہ کا اجلاس منعقدہ 6 جون 2007ء میں حالات کے مطابق دستور میں ترامیم کے لیے کمیٹی بنائی گی جس نے دسمبر 2009ء میں دستور بنایا اور جون 2011ء میں مجلس کے سپرد کیا جو منظوری کے بعد یکم نومبر 2011ء کو نافذ کر دیا گیا۔ 2013ء کے آخر اور مئی 2015ء میں تفصیلی غور و فکر کے بعد جماعتِ اسلامی کا دستوری مجوزہ تیار کیا گیا اور 3 اکتوبر کو مجلس شوریٰ کے اجلاس میں پیش کیا گیا جس کو متفقہ طور پر منظور کر کے نافذ کر دیا گیا جو کہ ابھی تک نافذ العمل ہے۔[5]

جماعتِ اسلامی کا نصب العین اقامت دین اور اسلامی نظام کے نفاذ کے ذریعے حقیقی رضائے الٰہی کے حصول ہے۔ اقامت دین کا مقصود دین کے کسی ایک خاص حصے مثلاً نماز، روزہ، زکوٰۃ اور حج کی اقامت نہیں بلکہ انفرادی و اجتماعی زندگی کے تمام شعبہ جات کو قرآن و سنت کے سنہری اصولوں کی روشنی میں عملی طور پر نافذ کرنا ہے۔ ان مقاصد کے حصول کے لیے اجتماعی جدوجہد اور جماعت کی تنظیم کا اہتمام ضروری ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کی رضا اور اخروی فلاح کا واحد راستہ دنیا میں اللہ تعالیٰ کے دین کو قائم کرنے کی سعی کرنا ہے۔[6]

جماعتِ اسلامی میں رکنیت کے حصول کے لیے جماعت کے پیش کردہ عقائد اور نصب العین سے متفق ہونا اور اسلام کے بنیادی ارکان پر عمل کے ساتھ ساتھ کبائر سے اجتناب برتنا ضروری ہے۔ کسی بھی رکن کا کسی درجے میں سود، شراب یا زنا وغیرہ میں ملوث ہونا ثابت ہو جانے پر رکنیت ختم کر دی جاتی ہے۔ اسی طرح کسی دوسری ایسی جماعت کا رکن نہ ہونا جو جماعتِ اسلامی کے بنیادی نظریات کے خلاف ہو جماعت کی رکنیت کی شرائط میں شامل ہے۔ جماعتِ اسلامی خواتین کو بھی رکنیت دیتی ہے بشرطیکہ وہ اپنے خاندان کے لوگوں میں اقامت دین کے لیے محنت کریں۔ ان شرائط پر عمل کرنے والا رکن جماعت کی مقامی شوریٰ کے سامنے حلف اٹھا کر رکن بن جاتا ہے۔ جماعتِ اسلامی کا رکن بننے کے بعد کچھ فرائض اور ذمہ داریاں عہد ہوتی ہیں کہ وہ ارکان اسلام کے بنیادی علوم کو سیکھے گا جن کو سیکھنا ہر مسلمان کے لیے ضروری ہے اور ان کو عملی طور پر نافذ بھی کرے گا۔ جماعت اسلامی میں شمولیت کے بعد رسومات، بدعات اور ہر قسم کے تعصبات سے دور رہے گا۔ دین اسلام سے غافل لوگوں کی صحبت اختیار کرنے سے باز رہے گا اور جماعت کے بنیادی نصب العین کو اپنے حلقے احباب میں پہنچانے کا عہد کرلے۔[7]

جماعتِ اسلامی پاکستان کا مرکزی نظام شورائی ہے جبکہ تنظیمی لحاظ سے مرکزی اور مختلف علاقائی نظاموں پر مشتمل ہے جو درج ذیل عہدیدران پر مشتمل ہے۔ (1) ارکان جماعت کا اجتماع (2) امیر جماعت (3) مرکزی مجلس شوریٰ (4) مرکزی مجلس عاملہ (5) قیم جماعت (6) مرکزی شعبوں کے ناظمین (7) انتخابی کمیشن (8) انتخابی ٹربیونل

جماعتِ اسلامی کے مرکزی نظام کے عہدیدران میں حسب نسب، علمی اسناد اور مالی حالات کی بجائے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے دین کے ساتھ تعلق اور جماعت کے ساتھ تعلق، نفسی، جسمانی اور مادی قربانیاں جو دین الٰہی کی راہ میں کرتا ہے کو دیکھا جاتا ہے۔ جماعت

کی نظامت کے لیے ایسے افراد کا انتخاب کیا جاتا ہے جو کہ بذات خود امارت کے خواہشمند نہ ہوں بلکہ ارکان جماعت میں سے تقویٰ، علم ،کتاب وسنت، سیاسی بصیرت اور اقامت دین کا عملی نمونہ کا انتخاب مرکزی مجلس شوریٰ کرتی ہے۔اس طرح مجلس شوریٰ کے انتخاب کے لیے ووٹنگ ہوتی ہے جس میں 80ارکان 70 مرد اور 10 عورتیں کا انتخاب کیا جاتا ہے۔ مجلس شوریٰ کا سال میں ایک اجلاس ضروری ہوتا ہے امیر جماعت ایک سے زیادہ اجلاس بھی بلا سکتا ہے۔ مجلس شوریٰ کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ اقامت دین کے لیے کام کریں اور اپنے آپ اور امیر جماعت پر نگاہ رکھیں۔ مرکزی مجلس شوریٰ جماعت کی پالیسی تشکیل اور جماعت کے منشور و دستور میں ترامیم کرنے کی پابند ہوتی ہے۔ مرکزی مجلس شوریٰ میں کثرت رائے کے فیصلہ کو اہمیت دی جاتی ہے۔ جماعت کے نظم کے لیے ایسے افراد کے انتخاب بعد مجلس شوریٰ یا امیر کے سامنے حلف لیا جاتا ہے کہ وہ جماعتی پالیسیوں کو عملی جامہ پہنانے کے لیے اپنا کردار ادا کرینگے۔[8]

امیر جماعت ،جماعت کے مرکزی نظم کو چلانے کا ذمہ دار ہوتا ہے امیرِ جماعت قرآن و سنت کی روشنی اور مجلس شوریٰ کی مشاورت سے فیصلے کرنے کا پابند ہوتا ہے۔امیر جماعت مجلس شوریٰ میں سے اپنی جماعت عاملہ کے اراکین منتخب کرتا ہے جو امیر جماعت کی راہنمائی کی مشاورتی مجلس ہوتی ہے۔ قیم جماعت کا انتخاب امیر مجلس شوریٰ کی مشاورت سے کرتا ہے قیم جماعت امیر جماعت کا معاون و مددگار ہوتا ہے اس لیے اس کے فرائض واختیارات کا تعین امیر جماعت ہی کرتا ہے۔ جماعت کے مرکزی شعبوں کے ناظمین کا انتخاب امیر جماعت اپنی صوابدید سے کرتا ہے اور ان کے فرائض واختیارات کا تعین بھی امیر جماعت کرتا ہے۔ جماعتی الیکشن کمیشن امیر جماعت مجلس شوریٰ اور عاملہ میں سے ایک ناظم اور چار ارکان پر مشتمل ہوتا ہے اسی طرح الیکشن ٹربیونل بھی ایک ناظم اور چار ارکان پر مشتمل ہوتا ہے۔ جو کہ جماعت کے اندورنی انتخابات کا انعقاد، شکایات کو سننے اور حل کرنے کا پابند ہوتا ہے۔[9]

جماعتِ اسلامی پاکستان میں انتخابات میں حصہ لینے کے لیے دستور میں کوئی دفعہ الگ سے موجود نہیں ہے البتہ ضلعی مجلس شوریٰ اپنی سفارشات مرکز کو دیتی ہے اور مرکزی مجلس شوریٰ ان سفارشات کی روشنی میں موزوں امیدوار کا انتخاب کرتی ہے۔اسی طرح جماعت اسلامی حلقہ انتخاب اور امیدوار کے بروقت تعین کے لیے رہنمائی فراہم کرتی ہے۔[10]

دستور جمعیت علماء پاکستان

جمعیت علماء پاکستان بریلوی مکتبہ فکر کی نمائندہ سیاسی جماعت ہے جس کی بنیاد اپریل 1948ء کو انوار العلوم ملتان میں منعقد اہلسنت کانفرنس میں رکھی گئی۔ جس میں علامہ ابوالحسنات صدر اور علامہ احمد سعید کاظمی ناظم اعلیٰ منتخب ہوئے جب کہ علامہ عبدالغفور ہزاروی اور مولانا عبدالحامد بدایونی کا انتخاب نائب صدر کے طور پر ہوا۔ جولائی 1948ء میں جماعت کے انتخابات کروائے گے جس میں علامہ عبدالحامد بدایونی امیر منتخب ہوئے[11] اور جماعت کو سیاسی طور پر منظم کرنے کی کوشش کی۔1968ء میں ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں سنی کانفرنس منعقد کی گی جس میں اکابرین اہلسنت نے یہ فیصلہ کیا کہ بریلوی مسلک کی مذہبی جماعت اہل سنت والجماعت جبکہ سیاسی جماعت جمعیت علماء پاکستان ہو گی۔ جمعیت علماء پاکستان کے 1968ء کے انتخابات میں میں علامہ خواجہ قمرالدین سیالوی صدر اور صاحبزادہ فیض الحسن نائب صدر منتخب ہوئے۔

کچھ عرصہ بعد علامہ قمرالدین سیالوی نے صدارت علامہ شاہ احمد نورانی کو دے دی۔ جمعیت مختلف ادوار میں گروپ بندی کا شکار ہوتی رہی لیکن سیاست میں اپنا ایک تشخص برقرار رکھا۔ مولانا شاہ احمد نورانی کی وفات کے بعد علامہ شاہ انس نورانی کو متفقہ طور پر صدر منتخب کیا گیا جو کہ ابھی تک جمعیت علماء پاکستان کے صدر ہیں۔[12]

جمعیت علماء پاکستان کا بنیادی نصب العین مملکت خداداد پاکستان میں تحفظ مقامِ مصطفیٰ ﷺ اور نفاذ نظام مصطفیٰ ﷺ ہے۔ پاکستان میں سیاسی طور پر منظم سرخ وسفید سامراج کا خاتمہ کر کے ان کے مقابلے میں ایک ایسا مسلم بلاک قائم کرنا جو کہ پاکستان میں برسراقتدار آنے کے بعد قرآن وسنت کی روشنی میں ایک مثالی ریاست کی بنیاد قائم کر سکے اوراس کے ساتھ ساتھ پاکستان کے مظلوم اور غریب طبقات کو ترجیح بنیادوں پر سہولیات کی فراہمی اوران کے ساتھ ہونے والی ناانصافیوں کا ازالہ کرنا ہے۔ اپنے محدود وسائل کو بر کار لاتے ہوئے دنیا میں محکوم مسلمانوں کو ممکن آزادی دلوانا ہے۔[13]

دستور جمعیت علماء پاکستان کے مطابق پاکستان کا ہر بالغ مسلمان مرد عورت جمعیت کارکن بن سکتا ہے جو جمعیت علماء پاکستان کے دستور و منشور سے اتفاق کرے، جمعیت کے عقیدے اور نصب العین پر اعتماد رکھنے والا ہو۔ جمعیت کارکن بننے کے بعد رکنیت کی شرائط سے انحراف نہ کرے جمعیت کے اصولوں پر عمل پیرا رہے اور باقاعدہ بلائے گئے اجلاس میں شرکت کرے اور ایسے تمام اعمال کرنے سے باز رہے جو کہ پوری جماعت کے لیے باعث بدنامی ہو۔ ان فرائض سے کوتاہی پر جمعیت کی رکنیت خارج بھی ہو سکتی ہے۔[14]

جمعیت علماء پاکستان کا تنظیمی ڈھانچہ چھے بنیادی حصوں ابتدائی، علاقائی، ضلعی، ڈویژنل اور تنظیمی اداروں پر مشتمل ہے۔ جمعیت کی ہر تنظیم دو بنیادی اداروں مجلس شوریٰ اور مجلس عاملہ پر قائم کی جاتی ہے۔ جو کہ ہر سطح کی جمعیت کے امور کی نگران اور ذمہ دار ہوتی ہے۔ جمعیت علماء پاکستان میں درج ذیل عہدیدار (1) صدر (2) نائب صدر (3) جنرل سیکرٹری (4) ڈپٹی سیکرٹری جنرل (5) سیکرٹری امور قانون (6) سیکرٹری امور محنت و افرادی قوت (7) اجلاس (8) مجلس عاملہ (9) مجلس شوریٰ (10) اطلاع (11) کورم، ہوتے ہیں جس سے جماعت کی مرکزی قیادت تشکیل پاتی ہے۔ جمعیت کے تمام عہدیداران کی تقرری تین سال کے لیے ہوتی ہے جماعت کے عہدیداران کے لیے ایک سالہ رکنیت ضروری ہے دستور کے مطابق مجلس عاملہ مجلس شوریٰ کی دی ہوئی اپنی ذمہ داریاں کو پورا کرتی ہے اور مجلس شوریٰ جماعت کی پالیسی وضع کرنے مجلس عاملہ کی نگرانی کرنا جماعت کے تمام امور کو دیکھنا اور باہمی مشاورت سے حل کرنے کے ساتھ ساتھ مجلس عاملہ کی کارگردگی کا بھی معائنہ کرتی ہے۔[15]

جمعیت علماء پاکستان میں قومی سیاست میں حصہ لینے کے لیے خواہشمند امیدواروں کے لیے ضروری ہے کہ وہ پارٹی ٹکٹ کے حصول کے لیے درخواست مع نقد فیس جماعت کے پارلیمانی بورڈ کو دیں۔ جمعیت کا انتخابی بورڈ جانچ پڑتال اور حلقے کے ذمہ داران کے مشورے سے سات روز میں فیصلہ اور موزوں امیدوار کو پارٹی ٹکٹ جاری کریگا۔[16]

دستور جمعیت علماء اسلام پاکستان

جمعیت علماء اسلام بنیادی طور پر جمعیت علماء ہند کی شاخ ہے جو کہ مسئلہ قومیت پر اختلافات کے باعث مولانا شبیر احمد عثمانی کی قیادت میں قیام پاکستان کے حامی علماء دیوبند کو ایک پلیٹ فارم پر جمع کر کے جمعیت علماء اسلام پاکستان کا قیام عمل میں لایا گیا۔[17] قیامِ پاکستان کے بعد جمعیت سیاسی طور پر سرگرم عمل رہی 1953ء میں جمعیت علماء اسلام مغربی پاکستان کا قیام بھی عمل میں آیا، جس کے امیر مولانا احمد علی لاہوری منتخب ہوئے اور ناظم مولانا احتشام الحق تھانوی منتخب کئے گئے 1958 میں جنرل ایوب خان نے سیاسی جماعتوں پر پابندی عائد کر دی جو 1962 میں ختم ہوئی تو مفتی محمود نے قائمقام امیر کے طور پر جمعیت کے انتخابات منعقد کروائے جس میں مولانا عبداللہ درخواستی امیر اور مولانا غلام غوث ناظم مقرر ہوئے 1967ء میں دونوں صوبوں کے نمائندگان جمعیت لاہور جمع ہوئے اور کل پاکستان جمعیت علماء اسلام کا مرکزی انتخاب عمل میں آیا اور امیر مرکزیہ مولانا محمد اللہ درخواستی نائب امیر مرکزیہ مولانا شیخ بشیر احمد امیر مرکزیہ مولانا عبیداللہ انور (مغربی پاکستان) ناظم عمومی مرکزیہ مولانا مفتی محمود منتخب ہوئے۔ جمعیت علماء اسلام نے 1970 کے انتخابات میں کامیابی حاصل کی اور مفتی محمود صوبہ خیبر پختون خواہ کے وزیر اعلیٰ منتخب ہوئے۔ مولانا مفتی محمود 14 اگست 1980ء انتقال فرماگے۔ جس کے بعد جمعیت کئی گروہوں میں تقسیم ہوتی رہی۔ جمعیت علماء اسلام کے مؤثر گروپ کے مولانا فضل الرحمن جمعیت کے امیر منتخب ہوئے جو کہ ابھی تک امارت کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔[18]

جمعیت علماء اسلام کے ابتدائی ایام میں دستور و منشور میں ترامیم کی ضرورت کو محسوس نہیں کیا گیا۔ بقول اکابرین جماعت جمعیت کا قیام کا مقصد اتنا کامل اور اکمل ہے کہ اس میں تبدیلی کی ضرورت ہی محسوس نہیں کی گی[19]۔ البتہ بعض انتظامی امور اور نئے پیدا ہونے والے حالات کے تغیر و تبدل کی بنا پر دستور میں تبدیلی کی ضرورت پیش آئی خاص طور پر مولانا مفتی محمود کی وفات کے بعد حالات بڑی تیزی سے تغیر پذیر ہوئے اور جمعیت کے دستور میں تبدیلی کو ضروری سمجھا گیا۔ 8 نومبر 1972ء کو مولانا خواجہ خان محمد اور مولانا عبدالکریم قریشی کی صدارت میں منعقدہ اجلاس میں دستوری ترامیم کی منظوری دی گی دوسری دفعہ نومبر 1992ء کو قاسم العلوم لاہور میں جمعیت کے اجلاس میں دستور میں تبدیلی کے حوالے سے بحث کی گی اور یہ ذمہ داری مرکزی شوریٰ کے سپرد کیا گیا اسی طرح جمعیت علماء اسلام کے دستور میں تبدیلی کے لیے مارچ 1994ء میں خواجہ خان محمد کی صدارت میں منعقدہ اجلاس میں منظوری دی اور مولانا عبداللہ کی صدارت میں کمیٹی تشکیل دی جس نے دستور میں ترامیم کو مرتب کیا اور اپریل 1994ء کو جامعہ مدنیہ لاہور میں مولانا محمد اجمل خان کی صدارت میں ہونے والی اجلاس میں منظور کر لی گئیں۔ اسی طرح 1997ء کو مولانا عبدالغفور حیدری کی سربراہی میں جمعیت علماء اسلام پاکستان کے دستور کی از سرِ نو جائزہ کے لیے کمیٹی بنائی گی اس کمیٹی کا مرتب کردہ دستور نومبر 1997ء میں مرکزی مجلس شوریٰ نے منظور کر کے نافذ کر دیا۔ جمعیت علماء اسلام کی قیادت نے 2001ء میں اپنے دستور میں ترامیم کی منظوری دی۔ پاکستان کی بدلتی صورتحال کے پیشِ نظر جمعیت کے قائدین نے 2004ء اور 2005ء اور 2009ء میں اپنے دستور کے اندر ترامیم کی جو کہ مجلس شوریٰ سے منظور کروا کر نافذ کیں گیں جو کہ ابھی تک نافذ عمل ہے۔[20]

جمعیت علماء اسلام کا بنیادی نصب العین پاکستان میں موجود مسلمانوں کی منتشر قوتوں کو اقامت دین اور اشاعت اسلام کے لیے ایک منظم پلیٹ فارم پر جمع کرنا ہے تاکہ ملک کے تمام شعبہ ہائے حیات سیاسی، مذہبی، معاشی اور انتظامی امور میں قرآن و سنت کی روشنی میں قوانین واضع کیے جا سکیں۔ پاکستان میں موجود لادینی قوتوں کے اثرات سے عوام الناس کو محفوظ کر کے مسلمانوں کے دلوں میں خشیت الٰہی ،ارکان اسلام کی پابندی، جہاد فی سبیل اللہ کے ساتھ ملکی دفاع اور جذبہ قربانی کو فروغ دیا جائے۔ قرآن و سنت کے فروغ کے لیے مدارس دینیہ کی حوصلہ افزائی اور نفاذ اسلام کے لیے باہمی طور پر مل کر جد وجہد کرنا ہے۔۔[21]

پاکستان کا ہر بالغ مسلمان جمعیت علماء اسلام کا رکن بن سکتا ہے بشر طیکہ وہ جمعیت کے اغراض و مقاصد سے اتفاق کرے، جماعت کے منشور اور نظم و نسق کو کامیاب کرنے کا عہد کرنے کے ساتھ اس بات کی یقین دہانی کرائے کہ کسی اور جماعت کا رکن نہیں ہے۔ جمعیت علماء اسلام کا رکن بننے کے بعد جمعیت کے دستور و منشور کے مطابق جماعت کے پروگرام کو کامیاب بنانے کا عہد کرے تین سال کے لیے رکنیت فیس جمع کرواتا ہے۔ رکن جماعت کے لیے ضروری کہ وہ اپنے ذاتی مفادات پر جماعت کے مفادات کو ترجیح دے اور اصول وضوابط کی روشنی میں نظم و نسق کی پابندی کرتے ہوئے اپنے مقام پر جماعت کے منشور کی ترویج کرتا رہے۔ تاکہ پاکستان میں کتاب و سنت کی بالادستی کے لیے افراد کی تربیت کا اہتمام بھی ہوتا رہے۔[22]

جمعیت علماء اسلام کے تنظیمی نظام کی بنیاد مرکزی تنظیم ہے جس کے تحت صوبائی، ضلعی، تحصیل اور مقامی سطح پر جمعیتیں ہوتی ہیں۔ جمعیت کے رضاکاروں پر مشتمل ایک نظام انصار الاسلام بھی موجود ہے۔ جمعیت کا مرکزی نظام درج ذیل عہدیدران پر مشتمل ہوتا ہے۔ (1)امیر (2) نائب امیر (3) ناظم عمومی (4) ناظم (5) ناظم نشر واشاعت (6) ناظم مالیات (7) سالار، عہدیداروں کے انتخاب اور فرائض و اختیارات کے لئے تعین کے لیے تین مجالس مجلس عمومی، مجلس شوریٰ اور مجلس عاملہ قائم ہیں۔

جمعیت علماء اسلام کا رکینت فارم پر کرنے والے تمام ارکان جمعیت کی مجلس عمومی کے رکن تصور ہوتے ہیں اور ہر ماتحت جمعیت سے بالائی جمعیت کے لیے نامزد نمائندوں پر مشتمل ہوتی ہے۔ جمعیت کے ایک سالہ ارکان بھی جمعیت میں عہدیدار بن سکتے ہیں۔ مرکزی مجلس عاملہ کی مدت تین سال ہے جس کے مکمل ہونے تک نئے انتخابات منعقد کروا لیے جاتے ہیں۔ جمعیت علماء اسلام جماعتی انتخابات کے لیے پہلے سے ایک طریقہ کار متعین کر چکی ہے جس کے مطابق محرم، صفر، ربیع الاول اور ربیع الثانی میں جماعت کی رکن سازی کی جاتی ہے۔ جمادی الاول اور جمادی الآخریٰ میں تحصیل اور ضلع کے انتخابات جبکہ شعبان میں صوبائی اور مرکزی قیادت کے انتخابات منعقد ہوتے ہیں۔

امیر جماعت اور دیگر مرکزی عہدیداران کے لیے ضروری ہے کہ وہ اپنے حلقہ میں ممتاز شخصیت کے مالک ہو ملکی حالات سے باخبر علمی، عملی اور اعلیٰ اخلاقی اوصاف پر ہوں تاکہ جمعیت کے منشور کی ترویج میں مثبت کردار ادا کر سکے۔ جمعیت کی مجلس شوریٰ کا تعین ہر سطح کا امیر چند صاحب الرائے اراکین مجلس عمومی سے اپنی مجلس شوریٰ منتخب کرتا ہے جن کی تعداد زیادہ سے زیادہ 45 ہو اس شرط کے ساتھ کہ کم از کم

1/4 حصہ عالم دین اور مرکزی میں 1/2 حصہ علماء کرام کا ہو۔ جمعیت علماء اسلام کی مجلس عاملہ میں ارکان کی کم از کم تعداد پندرہ ہوتی ہے۔ جمعیت علماء اسلام میں مجلس عمومی سب سے بااختیار ادارہ ہے جس کے سامنے مجلس شوریٰ و عاملہ جواب دہ ہیں اور اختلاف کی صورت میں آخری فیصلہ بھی مجلس عمومی کا ہوتا ہے۔ مرکزی مجلس عمومی جمعیت کی پالیسی، طریقہ کار، دستور میں ترامیم اور بجٹ تیار کرتی ہے۔ جبکہ مجلس شوریٰ امیر جماعت کی مشیر ہوتی ہے جس کی مدت تین سال ہے۔ مجلس عاملہ پروگرام کی تکمیل، پالیسی اور کارگردگی کا معائنہ کرتی ہے۔ امیر جماعت پورے نظام کا نگران لیکن مجلس شوریٰ کی مشاورت اور اکثریت کی آراء کی بنیاد پر فیصلہ کرنے کا مجاز ہوتا ہے۔ ناظم عمومی کی بنیادی ذمہ داری ماتحت جمعیتوں کے رابطہ رکھتا ہے اور اجلاس کے لیے دعوت نامہ اور حساب کتاب رکھتا ہے۔ جماعت کے ناظمین اور مبلغین کی ذمہ داری ہے کہ وہ جماعتی پروگرام کی تشریح و ترویج کریں۔ جمعیت علماء اسلام میں ایک مجلس فقہی قائم ہے جو کہ امیر جماعت کے ماتحت پانچ ارکان پر تشکیل دی جاتی ہے جو شرعی امور میں جمعیت کی پالیسی بنانے میں رہنمائی کرتی ہے۔[23]

پاکستان کے عام انتخابات مین حصہ لینے کے لیے جمعیت کی مرکزی مجلس عاملہ، صوبائی مجلس عاملہ اور ضلعی مجلس عاملہ اپنی سطح پر انتخابی بورڈ کی حثییت رکھتے ہیں۔ کسی بھی حلقے میں قومی وصوبائی اسمبلیوں کے امیدواروں کا انتخاب مرکزی یا صوبائی انتخابی بورڈ، ضلعی انتخابی بورڈ کی سفارشات کو مد نظر رکھ کر کرتا ہے لیکن صوبائی بورڈ حتمی فیصلہ کرنے کا اختیار رکھتا ہے البتہ فیصلہ کے خلاف مرکزی قیادت سے اپیل کی جاسکتی ہے۔ اس طرح بلدیاتی انتخابات کے لیے امیدواروں کا چناؤ ضلعی انتخابی بورڈ کرتا ہے لیکن اگر مجلس عاملہ کا کوئی رکن انتخابی سیاست کا امیدوار ہو تو وہ ان اجلاس میں شرکت نہیں کریگا جہاں اس حلقے کے امیدواروں کا تعین کیا جاناہے۔[24]

دستور مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان

قیام پاکستان کے بعد باقی دینی جماعتوں کی طرح اہل حدیث مکتبہ فکر نے بھی یہ سوچا کہ سیاسی میدان میں جماعت کی نمائندگی بہت ضروری ہے تو مولانا سید داود غزنوی، مولانا عطاءاللہ حنیف، پروفیسر عبدالقیوم اور مولانا اسماعیل سلفی نے مشاورت کرنے کے بعد پورے ملک میں دعوتی دورے کیے اور بالآخر 24 جولائی 1948 کو دار لعلوم تقویۃ الاسلام میں مرکزی جمعیت اہل حدیث کی بنیاد رکھی گی۔ ابتدائی طور پر سید داود غزنوی کو صدر، پروفیسر عبدالقیوم کو ناظم اعلیٰ اور میاں عبدالمجید مالواڈہ کو ناظم مالیات مقرر کیا گیا۔ حکومت وقت کی جانب سے سرکاری ملازم کی جماعت کے عہدہ رکھنے پر پابندی کی وجہ سے پروفیسر عبدالقیوم مستعفی ہوگے۔ مولانا اسماعیل کی نظربندی اور پھر حج بیت اللہ کے سفر کی وجہ سے مولانا عطاء اللہ حنیف کو قائم مقام ناظم بنا گیا۔ 1964 میں سید ابو بکر غزنوی کو ناظم اور مولانا محمد اسماعیل کو امیر منتخب کیا گیا۔ 1968 میں مولانا اسماعیل کی وفات پر حافظ محمد گوندلوی کو امیر بنایا گیا۔ اس دوران جمعیت اہل حدیث دو حصوں میں تقسیم ہو گی ایک حصہ کے امیر مولانا معین الدین لکھوی اور دوسرے کے امیر سید بدیع الدین راشدی بنے۔ پروفیسر ساجد میر کو جمعیت اہل حدیث کا امیر منتخب کیا گیاجو کہ ابھی تاکہ امارت کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔ جمعیت کا مرکزی دفتر راوی روڈ لاہور پر واقع ہے۔[25]

مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کا بنیادی نصب العین مملکت خداداد پاکستان میں اللہ احکم الحکمین کی رضا اور خوشنودی کا حصول ہے جو کہ

ملک میں نفاذِ اسلام ہی کی صورت میں ممکن ہے۔ کیونکہ مخلوق کے اوپر قانون اور حکمرانی کا حق صرف خالق کائنات کو حاصل ہے۔ پاکستان کے تمام اداروں کو اسلامی تعلیمات کی روشنی میں متعین کردہ رخ پر چلانا ہی ملک کی بقااور سلامتی کی ضامن ہے۔ پاکستان کے مسلمانوں کے لیے ضروری ہے کہ وہ اپنے نظریہ حیات کو کامیاب کرنے کے واحد راستے یعنی اللہ کے برگزیدہ رسول محمد العربی المکی المدنی ﷺ کے اسوہ حسنہ کی اتباع کریں۔[26]

پاکستان کا ہر عاقل بالغ مسلمان شہری (مرد، عورت) مرکزی جمعیت اہلحدیث کی رکنیت حاصل کر سکتا ہے اگر وہ جمعیت کے عقیدہ، نصب العین اور منشور کو پڑھنے کے بعد متفق ہو اور رکنیت فارم پر دستخط کرے۔ مرکزی جمعیت کا رکن بننے کے بعد شریعت اسلامیہ کی پابندی اور کبائر سے اجتناب کرے اور کسی دوسری جماعت کے ساتھ منسلک نہ ہو۔ اپنی زندگی میں کتاب وسنت کو اپنا رہنما بنائے اور رضائے الٰہی کے حصول کے لیے اپنی زندگی کو سنت رسول ﷺ کے تابع بنانے اور اپنے زیر کفالت افراد کی دینی واخلاقی تربیت کا اہتمام کرنے کا عزم رکھے۔ اپنے باہمی تنازعات کے حل کے لیے مرکزی جمعیت اہل حدیث سے رجوع کرے اور دعوت دین کے لیے صبر واستقامت کے ساتھ قائم رہے۔[27]

مرکزی جمعیت اہل حدیث اسلام کے شورائی نظام کو جماعت میں عملاً نافذ کرنے کی دعوی دار ہے اس لیے علاقائی سطح سے لے کر مرکز تک عہدیداروں کی تشکیل کا اپنا ایک طریقہ کار رکھتی ہے مرکزی شوریٰ کے رکن اپنے صوبائی شوریٰ کے بھی رکن ہوتے ہیں اور اپنے صوبائی امیر ،صوبائی ناظم اور ناظمِ مالیات منتخب کرتے ہیں۔ اس طرح ہر صوبہ کی اپنی مجلس شوریٰ، مجلس عاملہ اور کابینہ ہوتی ہے صوبائی امیر اپنے صوبے کا نظم ونسق اور ابتدائی رکن سازی سے مرکز تک تمام ذمہ داریاں پوری کرتے ہیں۔ مرکزی جمعیت، مرکزی مجلس شوریٰ، مجلس عاملہ اور کابنیہ پر مشتمل ہوتی ہے۔ مرکزی مجلس شوریٰ میں ہر شہر کی نمائندگی کا تعین کیا جاتا ہے جمعیت کا ناظم اعلیٰ امیر کی مشاورت سے اجلاس طلب کرتا ہے اور مرکز کے تمام امور کو دیکھتا ہے۔ مجلس شوریٰ مرکزی قائدین کا انتخاب، مقاصد کے حصول کے لیے طریقہ کار ،جمعیت کی پالیسی، بجٹ کی منظوری، امیر کے فیصلوں پت اپیلوں کو سنتی اور فیصلہ کرتی ہے۔ امیر مرکزیہ تنظیم کا سربراہ اور ہر جگہ جماعت کی نمائندگی کرتا ہے لیکن امیر مجلس شوریٰ کے فیصلوں کا پابند ہوتا ہے اور امیر جماعت کے نصب العین اور پالیسیوں کے نفاذ کے لیے کوشاں رہتا ہے۔ مجلس عاملہ امیر منتخب کریگا۔ امیر روحانی مادی ترقی اور معاشرتی اصلاح کرتا ہے۔ مسلک اہل حدیث کی تبلیغ وترویج کے لیے مجلس عاملہ سے رابطہ رکھے گا۔ مرکزی جمسل عاملہ مرکزی مجلس شوریٰ کے فیصلوں کو عملی جامہ پہنانے، لوگوں تک رسائی، پالیسی کا تعین بجٹ تجاویز، اجلاس کاانعقاد اہم مسائل پر غور وفکر کرنا ہے۔[28]

مرکزی جمعیت اہل حدیث کے دستور میں انتخابی سیاست میں شمولیت کے حوالے سے کوئی دفعہ شامل نہیں ہے جس سے یہ بات واضح ہو کہ جمعیت عام انتخابات میں کسی طرح حصہ لے گی اس کے امیدوران کا چناو کیسے ہوگا اور اس کا تعین کس طرح کیا جائے گا۔ البتہ جمعیت اہلِ حدیث اتحادی سیاست پر زیادہ توجہ دیتی ہے۔

دستور تحریک نفاذِ فقہ جعفریہ پاکستان

قیامِ پاکستان کے بعد سے ملت تشیع کی مختلف تنظیمیں انجمن شیعہ کانفرنس،ادارہ تحفظ حقوقِ شیعہ موجود تھیں جبکہ باضابطہ سیاسی جماعت تحریک نفاذ فقہ جعفریہ پاکستان کا قیام بھکر میں منعقد آل پاکستان شیعہ کنونشن میں ہوا۔[29] جس کے پہلے قائد مفتی جعفر حسین منتخب ہوئے۔ جن کی قیادت میں تحریک نے اپنے حقوق کے تحفظ کے لیے اسلام آباد سیکرٹریٹ کا گھیراو کیا تھا۔29 اگست 1983 کو مفتی جعفر حسین کے انتقال ہو گیا جس کے بعد اصولی قیادت اوران کے دستوری جانشین کے انتخاب کے لیے سید وزارت حسین نقوی نے تحریک کی سپریم کونسل اور مجلس عاملہ کے اجلاس بلائے لیکن سربراہ جماعت کا فیصلہ نہ ہو سکا۔10 فروری 1984 کو قصرِ زینب میں ہونے والے اجلاس میں ملت جعفریہ کا قائد علامہ عارف الحسینی کو منتخب کیا گیا[30]۔اس دوران نظریاتی اختلافات کی بنیاد پر آغا حامد علی موسوی کی قیادت میں ایک الگ گروپ کا قیام عمل میں آیا۔علامہ عارف الحسینی کو 5 اگست 1988ء میں پشاور میں قتل کر دیا گیا۔[31] اور تحریک کی قیادت علامہ سید ساجد حسین علی نقوی نے سنبھالی۔1992 میں آپ نے جماعت کا نام تحریک نفاذِ فقہ جعفریہ کو جو کہ نام سے ہی ایک مخصوص مکتبہ فکر کی نمائندہ جماعت لگتی تھی کو تحریک جعفریہ پاکستان میں تبدیل کر دیا 2002 میں تحریک جعفریہ پر پابندی کی وجہ سے نام تبدیل کر کے تحریک اسلامی رکھا گیا جو کہ ابھی تک سیاست میں عملی طور پر موجود ہے۔[32]

تحریک نفاذ فقہ جعفریہ کا دستور جو پہلی تنظیموں کے دساتیر کا ترمیم شدہ دستور تھا البتہ جولائی 1984ء میں علامہ عارف حسین الحسینی نے سید ساجد حسین نقوی کی سربراہی میں کمیٹی تشکیل دی جس نے آئین کی تجدید نو کی۔[33]

تحریک اسلامی کا بنیادی نصب العین ایک ایسی مملکت کی تشکیل یا بنیاد فراہم کرنا ہے جہاں قرآن وسنت کا بول بالا ہو اور ملک کے تمام ادارے اسلامی نظریہ حیات کے تابع ہوں۔اللہ کی زمین پر اللہ کی حکومت،انسان پر انسان کا غلبہ کا خاتمہ اور پاکستان میں تمام مکاتب فکر کی مسلمات کو تحفظ دینے کے ساتھ ساتھ مذہبی آزادی کا حصول اور مسلکی ہم آہنگی کے لیے ترجیحی بنیادوں پر کوشش اور مواقع پید کرنا ہے۔پاکستان کے استحکام اور پرامن معاشرے کی تشکیل کے لیے انفرادی اور اجتماعی طور پر اسلامی اقدار کو فروغ دینے کے لیے حقیقی اسلامی تحریک کی بنیاد فراہم کرنا ہے۔[34]

مملکت خداداد پاکستان کا ہر وہ شہری تحریک کا رکن بن سکتا ہے جو جماعت کے اغراض و مقاصد سے متفق ہو دستور العمل پر عمل کرنے کا عہد کرے اور ملک کے استحکام و سلامتی کے خلاف کسی عمل میں شریک نہ ہونے کا حلف دے،ملک کے اندر فرقہ وارنہ،نسلی یا لسانی تعصبات سے برات کا اعلان کرے اور سالانہ بنیاد پر جماعت کی مالی معاونت کرے۔تحریک کی رکنیت کے حصول کے بعد اس عہد پر قائم رہے کہ تحریک کے منشور کی تبلیغ کرے اور پاکستان میں شریعت اسلامیہ کے نفاذ کے لیے مثبت کردار ادا کرے گا۔[35]

تحریک میں سربراہ جماعت یا قائد جو کہ باقاعدہ عالم دین اور فہم وفراست کا مالک ہو،جماعت کے اغراض و مقاصد سے متفق اور قیامِ پاکستان سے اب تک کسی بھی قسم کی ملکی سلامتی کے خلاف سرگرمیوں میں ملوث نہ رہا ہو اس کے علاوہ تحریک نفاذ فقہ جعفریہ میں مرکزی

عہدیداران، نائب صدر اول، نائب صدور، سیکرٹری جنرل ایڈیشنل جنرل سیکرٹری، ڈپٹی سیکرٹری جنرل، سیکرٹری اطلاعات اور سیکرٹری مالیات ہیں۔ سربراہ جماعت تمام امور کا نگران ہوتا ہے تمام مسائل اور اختلافات میں سربراہ جماعت کے فیصلہ کو فوقیت حاصل ہوتی ہے اور جماعت کے تمام معاملات میں سربراہ جماعت کی نگرانی میں ہوتے ہیں نائب صدر سربراہ جماعت کی معاونت کے لیے ہوتا ہے اور اس کی غیر موجودگی میں جماعت کا سربراہ ہوتا ہے نائب صدور کے اختیارات کا تعین سربراہ جماعت کرتا ہے۔ سیکرٹری جنرل جماعت کے فیصلوں پر عمل درامد کا ذمہ دار ہوتا ہے تمام سیکرٹری ایک دوسرے کی معاونت اور جماعت کے اغراض و مقاصد کے حصول کے لیے کام کرتے ہیں سیکرٹری اطلاعات جماعت کے اجلاس اور فیصلوں کی نشر و اشاعت کا ذمہ دار ہوتا ہے جبکہ سیکرٹری مالیات جماعت کے مالی امور کا ذمہ دار ہوتا ہے۔[36]

تحریک کے قائد کو یہ اختیار حاصل ہے کہ وہ خود فیصلہ کرے یا امیدواروں کے چناؤ کے لیے کوئی کمیٹی یا سیل تشکیل کردے یہ پارلیمانی بورڈ سینٹ، قومی، صوبائی اور بلدیاتی انتخابات کے لیے جماعتی پالیسی کے تحت امیدواروں کا چناؤ کرتا ہے جیسا کہ اپنے حلقے میں پر اثر اشخاص جماعتی کارکن اور آئین پاکستان کے دفعہ 62،63 پر پورا اترنے والے امیدواروں کا انتخاب کرتا ہے۔[37]

دینی سیاسی جماعتوں کے دساتیر کا تنقیدی جائزہ

سیاسی جماعتیں اپنے سیاسی تشخص اور عملی سیاست میں کامیابی کے حصول کے لیے اپنی جماعت کے اغراض و مقاصد مرتب کرتی ہیں جو حصول اقتدار کے بعد عملی طور پر ان کا نفاذ کر کے ملک میں تبدیلی لائیں گے اور ریاست کے ہر شعبہ حیات میں مؤثر اقدامات کر کے ملک کو ترقی کی راہ پر گامزن کریں گے۔ دینی سیاسی جماعتوں کے دساتیر میں جماعتوں کے اغراض و مقاصد کو پہلی دفعہ میں بیان کیا جاتا ہے کیونکہ کسی بھی جماعت کا نصب العین بہت اہمیت کا حامل ہوتا ہے۔ یہی اہداف و مقاصد ہیں جس سے کسی بھی سیاسی جماعت کی سنجیدگی اور سیاسی شعور کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔ پاکستان میں موجود مذہبی سیاسی جماعتوں کے دساتیر میں پیش کردہ نصب العین سے یہ واضح ہوتا ہے کہ تمام جماعتیں اقامت دین، رضائے الٰہی کے حصول و خوشنودی اور تمام شعبہ ہائے حیات میں اسلام کی تعلیمات کو رائج کرنے کے داعی ہیں۔ جیسا کہ جماعتِ اسلامی مملکت خداداد پاکستان میں اقامت دین کے مکمل نفاذ کا نصب العین رکھتی ہے[38] جمعیت علماء اسلام پاکستان میں منتشر فرقوں کو ایک پلیٹ فارم پر لانے اور الحادی قوتوں کے خاتمہ کا بیانیہ رکھتی ہے۔[39] جمعیت علمائے پاکستان تحفظ مقام مصطفیٰ ﷺ اور نفاذِ مقام مصطفیٰ ﷺ کے بنیادی اصول پر قائم ہے۔[40] اسی طرح مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان میں قرآن و سنت کی بالادستی[41] اور تحریک نفاذِ فقہ جعفریہ پاکستان میں نفاذِ اسلام کے ساتھ ساتھ مسلکی مسلمات کے تحفظ اور ملک میں استحکام کے بیانیہ پر موجود ہے۔[42]

پاکستان میں نفاذِ اسلام کے لیے کوشش کرنے والی دینی سیاسی جماعتوں کے دساتیر کی روشنی میں ان جماعتوں میں شمولیت کے لیے بیان کردہ اوصاف و شرائط بہت اہمیت کے حامل ہیں کیونکہ یہی رکنیت سازی کے عمل سے ہی کسی جماعت کی اعلیٰ قیادت تشکیل پاتی ہے اور جماعت کو عملی سیاست میں نمایاں کرنے کی بنیاد ہے۔ پاکستانی سیاست میں موجود مذہبی جماعتوں کے دساتیر کی روشنی میں جماعت کی رکنیت کے حصول

کی شرائط کا مطالعہ کرنے سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ تمام جماعتیں اپنی جماعت میں شامل ہونے والے اراکین کے لیے یہ شرط لگاتی ہیں کہ رکن پاکستان کا عاقل بالغ مسلمان ہو۔ بشرطیکہ وہ جماعت کے منشور و دستور سے اتفاق کرے جماعت کے عقیدہ و نصب العین کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کا عزم رکنیت فارم پر کرے۔ اسی طرح رکنیت کے حصول کے بعد جماعت یہ مطالبہ کرتی ہے کہ رکن ارکانِ اسلام کی پابندی کرے گا اور کبائر سے اجتناب کرے گا۔ البتہ جماعتِ اسلامی اپنے اراکین کے لیے یہ شرط بھی لگاتی ہے کہ اس کا ذریعہ معاش حلال ہو اور اگر اس کی ملکیت میں ایسی جائیداد موجود ہے کو کسی ناجائز ذریعہ یا کسی کی حق تلفی سے حاصل کی گئی ہے تو اس کو واپس کرنا ہوگا۔[43] جبکہ تحریک نفاذِ فقہ جعفریہ اپنے رکن سے یہ مطالبہ کرتی ہے کہ جماعت میں شامل ہونا فرد یہ عہد کرے کہ وہ کسی بھی قسم کی فرقہ وارانہ، نسلی، علاقائی تعصبات سے دور رہے گا اور ملکی سلامتی و مفادات کو مقدم رکھے گا۔[44]

پاکستان میں موجود دینی سیاسی جماعتوں کے دساتیر میں سربراہ جماعت کے لیے کوئی خاص شرائط نہیں ہیں بلکہ جماعتوں کے دساتیر میں امارت جماعت یا دیگر عہدیداران کے اوصاف کی دفعہ شامل نہیں ہوتی اگر موجود ہے تو اس کی کوئی تشریح بیان نہیں کی گی۔ سوائے اس کے کہ ملک کا شہری ہو بالغ ہو یا عمر کا تعین کر دیا جاتا ہے نہ تعلیم نہ کردار نہ تجربہ کی کوئی شرط ہوتی ہے. دینی سیاسی جماعتوں نے اپنے عہدیدران کی تقرری یا انتخاب کے لیے ایسے اوصاف اور شرائط کو اپنے دساتیر میں بیان کیا ہے جن کی موجودگی جماعت کی امارت یا کسی اور عہدے کے لیے اہل کرتی ہے۔[45] جیسا کہ جماعتِ اسلامی میں امارت کے لیے حسب نسب، علمی اسناد اور مادی حالات کی بجائے اقامت دین اور جماعت کے ساتھ وابستگی کو اہمیت دیتی ہے۔[46] جمعیت علماء پاکستان کا سربراہ جماعت صدر ہوتا ہے جس کے لیے حصول رکنیت والی شرائط یعنی سوادِ اعظم کے مسلک پر ہو شریعت مطاہرہ کا پابند ہونے کے ساتھ جماعت کے منشور سے اتفاق کرتا ہو۔[47] جمعیت علماء اسلام امارت کے لیے اپنے حلقے میں ممتاز شخصیت ہونے کے ساتھ ملکی حالات سے واقفیت، امانت دیانت، صداقت، صوم وصلوۃ کی پابندی جیسی اوصاف والے کو اہمیت دیتی ہے۔[48] مرکزی جمعیت اہلحدیث میں بھی امارت کے لیے وہی شرائط ہیں جو کہ رکینت کے حصول کے لیے ہیں[49] جبکہ تحریک نفاذ فقہ جعفریہ پاکستان میں قائد جماعت کے لیے عالم دین اور سیاسی بصیرت اور فہم والی شخصیت کا ہونا ضروری قرار دیا گیا ہے۔[50]

دینی سیاسی جماعتوں کے برعکس اسلامی تعلیمات میں امارات کے لیے شرائط پر مفتی تقی عثمانی لکھتے ہیں کہ امیر جماعت عاقل و بالغ، مسلمان، مرد، قریشی، اہل علم اور عادل ہو البتہ قریشی کی شرط پر اختلاف ہے حافظ ابن حجر رحمہ اللہ اس طرح علامہ انور شاہ کشمیری بھی اس شرط کے قائل نہیں ہیں لیکن اکثریت اس کے قائل ہیں لیکن علماء اور فقہا اس بات پر متفق ہیں کہ امیر قریش میں سے ہو لیکن اس شرط کے ساتھ کہ اس وقت قریش میں ان صفات والا بندہ موجود ہو اگر ان شرائط پر پورا اترنے والا بندہ موجود نہیں ہے تو غیر قریشی کو بھی امیر بنایا جا سکتا ہے۔[51]

امیر جماعت کے انتخاب کے لیے بھی شورائی نظام کو اختیار کیا جائے تاکہ اکثریت کی رائے اس میں شامل ہو جائے۔ اس لیے ملک یا جماعت کی شوریٰ جس فرد میں بیان کردہ اوصاف کو پائے اسے امیر جماعت نامزد کر سکتی ہے۔ اسی طرح جماعت کے امیر اور ذمہ داران کے کچھ دائرکار

وضع کیے جاتے ہیں کہ وہ کن حدود میں رہ کر کام کریں گے اور ان کے فرائض واختیارات کیا ہوں گے اسلامی نقطہ نظر سے علماء وفقہا نے کچھ اصول بنائے ہیں وہ یہ ہیں کہ اقامت دینی یعنی امیر جماعت کا سب سے بڑا فرض یہ ہے کہ وہ قرآن وسنت کے تابع ہو کوئی ایسا قانون یا کام نہ کرے جو اسلامی احکامات کے خلاف ہو اور شوریٰ کی مشاورت امیر جماعت کے لیے ضروری ہے کہ وہ کوئی بھی فیصلہ کرنے سے پہلے اپنی شوریٰ سے مشاورت کر لے۔البتہ امیر کو یہ اختیار حاصل ہے کہ وہ شوریٰ کے فیصلہ پر عمل کرے یا خود کوئی فیصلہ کرے لیکن اس کا صحیح طریقہ یہی ہے کہ اپنا نقطہ نظر شوریٰ کے سامنے پیش کر دیا جائے تاکہ اس کے تمام پہلوؤں پر غور وفکر کیا جا سکے۔امیر کا یہ فرض ہے کہ وہ مشورہ کر لے اور مجلس شوریٰ میں بذات خود شرکت کرے تاکہ تمام ممبران کی آراء اور دلائل کو سنے اور اپنی رائے کو بھی مدلل انداز میں پیش کرے۔ جیسا کہ جمعیت علماء پاکستان اور تحریک نفاذ فقہ جعفریہ میں جماعت کا سربراہ صدر یا قائد ہوتا ہے جو کہ عصر حاضر کی اصطلاح ہے جبکہ اسلام میں سربراہ جماعت کے لیے امیر کی اصطلاح استعمال کی گی ہے۔اسی طرح جمعیت علما اسلام میں امیر کے لیے بیان کردہ شرائط میں صرف یہ صفت ضروری ہے کہ وہ جماعت کا نظم ونسق علمی و عملی اور اخلاقی اوصاف کی وجہ سے چلانے کی اہلیت رکھتا ہو ۔جماعتِ اسلامی ایک ایسی جماعت ہے جس میں امارت کے لیے شرائط کسی حد تک واضح اور اسلامی تعلیمات کے مطابق ہیں جیسا کہ امیر جماعت خود امارت کا خواہش مند نہ ہو۔

سیاسی جماعتوں میں کچھ مخصوص لوگوں کی انتخابی کمیٹی تشکیل دے دی جاتی ہیں جو کہ امیدواروں کے چناؤ کے لیے معاشرے میں اثر ورسوخ اور اثرات کو دیکھتی ہیں۔یہی عہدیداران انتخابی مہم چلاتے ہیں اور پارٹی کو منظم کرنے کے لیے قواعد وضوابط مرتب کرتے ہیں جبکہ اس کے برعکس دینی سیاسی جماعتوں کا طریقہ کار مختلف ہے۔جیسا کہ جماعتِ اسلامی کی ضلعی کمیٹی اپنی سفارشات مرکز کو بھیجتی ہے اور مرکزی شوریٰ فیصلہ کرتی ہے اور انتخابات میں حصہ لینے کی خواہش رکھنے والے کو نااہل تصور کیا جاتا ہے۔[52]جمعیت علما پاکستان خواہشمند ارکان سے درخواست وصول کرتی ہے اور کمیٹی فیصلہ کرتی ہے۔[53]جمعیت علما اسلام مقامی جمعۃ کی سفارشات کے مطابق امیدوار کا انتخاب[54]اور تحریک نفاذ فقہ جعفریہ کا سربراہ خود یا سیل تشکیل دے کر فیصلہ کرتا ہے۔[55]انتخابی سیاسی حکمتِ عملی کے حوالے سے بھی دینی سیاسی جماعتوں کے دساتیر میں واضح پالیسی موجود نہیں ہے جسکی وجہ سے دینی سیاسی جماعتوں کو مختلف انتخابی حلقوں میں امیدواروں کے چناؤ میں مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے حتیٰ کہ کئی حلقوں میں ناکامی کا سبب انتخابی حکمتِ عملی کا فقدان ہے۔

نتائج بحث

مندرجہ بالا دینی سیاسی جماعتوں کے دساتیر کا جائزہ لینے سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ سیاسی عمل میں شرکت اور قانونی وآئینی تقاضوں کو پورا کرنے کے لیے دستور مرتب کر لیے گئے ہیں اور ان دساتیر کی روشنی میں تمام دینی سیاسی جماعتیں مملکت خداداد پاکستان میں نفاذِ اسلام چاہتی ہیں تاکہ دو قومی نظریہ کی بنیاد پر قائم ریاست کو اسلامی اصولوں پر استوار کیا جا سکے۔لیکن ان دساتیر میں ملکی جمہوری تقاضوں کے مطابق تنظیمی ڈھانچہ موجود نہیں ہے جس کی وجہ ہوم ورک کا نہ ہونا اور قانونی ماہرین کا فقدان ہے۔آج پاکستان کو انتہاء پسندی، مذہبی، منافرت، لسانی اور

علاقائی عصبیتوں کے مسائل درپیش ہیں۔ ان مسائل سے نبرد آزما ہونے کیلئے متفقہ لائحہ عمل لاناوقت کی ضرورت ہے اور یہ حقیقت ہے کہ تمام مکاتب فکر کے درمیان کوئی نہ کوئی نکتہ مشترک موجود ہو۔ یہ نکتہ اشتراک وہ آگہی اور ابلاغ ہے جو مسلکی ہم آہنگی کو ممکن بناتا ہے دینی سیاسی جماعتوں کا بنیادی نظریہ ہی خیال افروزی اور فکر انگیزی ہے۔ دینی جماعتوں کے دستور کی زبان الگ ہو سکتی ہیں لیکن بنیادی طور پر ان کے مقاصد پاکستان میں عوام الناس کی اصلاح اور فلاح کے ساتھ ساتھ لوگوں کو اسلام کا پیغام اور غلط فہمیوں کا ازالہ کرنا، مسلمان کی جان و مال کی حفاظت، ان کی عزت و آبرو اور ان کے بنیادی حقوق کا تحفظ کرنا ہے۔ دینی سیاسی جماعتوں کے دساتیر میں درج ذیل امور واضح ہوتے ہیں۔

1. دینی سیاسی جماعتوں کے دساتیر سے یہ حقیقت واضح ہوتی ہے کہ یہ تمام جماعتوں کا تشخص فرقہ وارانہ ہے اور یہ جماعتیں مخصوص مکتبہ فکر کی نمائندگی کرتی ہیں سوائے جماعت اسلامی کے لیکن اسے بھی دینی حلقوں میں ایک علیحدہ مکتبہ فکر ہی شمار کیا جاتا ہے۔[56]
2. دینی سیاسی جماعتوں کے دساتیر میں فکری و عملی تقاضوں اور سیاسی نظریات سے ناواقفیت کی جھلک واضح موجود ہے جو کہ جماعتوں کے عہدیداران کی تربیت اور جماعتوں کے نصب العین پر عدم اعتماد کا سبب بنتی ہے۔
3. دینی سیاسی جماعتوں کے بنیادی تعلیمی اداروں میں افراد سازی کا عمل باہمی منافرت، بے اعتمادی اور فرقہ وارانہ ترجیحات کی بنیاد پر کیا جاتا ہے جس کی وجہ سے جماعتوں کے ارکان کسی ایک متحد پلیٹ فارم پر یکجا ہونے کا حجاب بدستور قائم رہتا ہے۔
4. دینی سیاسی جماعتوں کے دساتیر میں انتخابی سیاسی حکمتِ عملی میں خلاء موجود ہے جو کہ انتخابی حلقوں میں انفرادی اور اجتماعی طور پر موزوں امیدوار کے چناؤ میں رکاوٹ ہے۔
5. دینی جماعتوں کے دساتیر کے مطالعہ سے نوجوان طبقہ ان جماعتوں سے منحرف نظر آتا ہے جس کی وجہ قول و فعل میں تضاد اور اسلام کو اپنے سیاسی وذاتی مقاصد کے لیے استعمال کرنا ہے۔
6. دینی سیاسی جماعتوں میں مرکز نظم اور عہدیداران کے فرائض واختیارات کے حوالے سے اسلامی تعلیمات سے انحراف نظر آتا ہے جو جماعتوں کا مغربی جمہوریت سے متاثر ہونے کی عکاسی کرتا ہے۔

سفارشات وتجاویز

عصر حاضر میں سیاست اس وقت مختلف عصبیتوں سے زہر آلود ہو چکی ہے لوگ رنگ و نسل، مذہب اور زبان کے تعصب میں دھنسے ہوئے ہیں سیاسی مفادات اور جتھابندی کی خاطر لسانی، علاقائی اور مسلکی تعصب کو اچھالا جاتا ہے۔ پاکستان میں خاص طور پر ایسے قانون کے تشکیل دینے کی ضرورت ہے جس کے مطابق کوئی بھی گروہ سیاسی یا مذہبی بنیاد پر اپنا کوئی تشخص برقرار نہ رکھ سکے۔ الحادی قوتوں کا مقابلہ کرتے ہوئے دین اسلام کی تربیت کا مناسب اہتمام کرنا جماعتوں کے منشور و دستور میں شامل ہونا چاہیے۔ کسی بھی دینی سیاسی جماعت کا بنیادی نصب العین اقامت دین ہونا چاہیے۔

1. عصر حاضر میں دینی سیاسی جماعتوں کو اپنے دساتیر اسلامی تعلیمات کی روشنی میں ڈھالنے ہوں گے تاکہ اسلام کے شورائی نظام کی

منظم صورت میں قوم کے اندر احساسِ ذمہ داری، جذبہ ایمانی اور جذبہ قومیت پیدا کیا جاسکے۔

2. امر بالمعروف و نہی المنکر کی ذمہ داری، امت کی ہدایت اور دینی و سیاسی کشمکش کو اللہ تعالیٰ کے عطا کردہ دستورِ حیات کی روشنی میں کامیابی کے راستہ پر لانا وقت کی اہم ضرورت ہے اس لیے دینی سیاسی جماعتوں کے دساتیر میں ایسی دفعات کا شامل ہونے سے اسلام کے نفاذ کا سفر منزل آشنا ہو سکے گا۔

3. پاکستان میں مختلف مذہبی سیاسی جماعتوں اور مختلف مکاتب فکر کی موجودگی میں مختلف الخیال یا متحد الخیال ہونا بھی اہمیت کا حامل ہے ان کے باہمی مسلکی اختلافات جہاں ان کو مقبولیت عامہ دینے میں رکاوٹ بنے ہیں وہاں متفقہ دساتیر مرتب کرنے میں بھی رکاوٹ ہیں ان مختلفات کو ختم کرنا ضروری ہے تاکہ سب جماعتوں کے لیے متفقہ دستور بنایا جاسکے۔

4. پاکستان میں موجود دینی سیاسی جماعتوں کے باہمی اختلافات کی وجہ سے امت کا ایک طبقہ اسلامی تعلیمات سے انحراف کرتا نظر آتا ہے اس فکری اور عملی جنگ میں دینی سیاسی جماعتوں کا موقف ان کے منشور و دستور میں واضح کرنا بہت اہمیت ضروری ہے تاکہ نوجوان طبقہ کو اسلامی تعلیمات کی طرف راغب ہو سکے۔

5. پاکستان میں دینی سیاسی جماعتوں کو پاکستان میں پھیلے ہوئے الحاد و زندقہ، خرافات، فرقہ واریت اور احکام شریعت سے بے اعتنائی کے خاتمے اور دین کی سمجھ، جذبہ عمل، خوفِ خدا، فکرِ آخرت اور سنت نبوی ﷺ سے محبت پیدا کرنے کے اصول و ضوابط اپنے دستور و منشور میں مرتب کرنے چاہئیں۔

6. دینی سیاسی جماعتوں کے دساتیر کی اسلامی تعلیمات سے انحراف کی وجہ سے دینی سیاسی جماعتیں خواہ ان کا تعلق کسی بھی مکتبِ فکر سے ہو، فقہی جمود اور حزبی تعصب کا شکار رہی ہیں۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ دینی سیاسی جماعتوں کے اندر موجود کمزوریوں، خامیوں اور نفاق پیدا کرنے والے عناصر کی نشاندہی کی جاسکے تاکہ اتحاد امت کا جذبہ پیدا ہو سکے۔

References

[1] Kholam Muhammad choudhri tarikh jamait islami tasisi pass manzar idarah muorof islami lahor 2019, p.109.
[2] Balgan zabeh Allah Pakistani siyasat mazhabi jamatu k kirdar nigar shat lahor, 2019, p.68.
[3] Shuba tanzeem islami rodad jamait islami aslamiq pabli kashanaz lahor, 2019, p.14.
[4] Morrad kharam tahreek islami ahadaf masail hal manshurat lahor, 2008, p.56.
[5] Shuba tanzeem islami dastoor jamait islami aslamiq pabli kashanaz lahor, 2019, p.76.
[6] Shuba tanzeem islami dastoor jamait islami Pakistan arkam afak pris lahor, 2019, p.14.
[7] Ibid.
[8] Dastoor jamait islami Pakistan Shuba tanzeem jamait islami arkam afak pris lahor, 2019, p.30.
[9] Ibid, p.27.

[10] Bluoch liyaqat tahreeq akamat deen karwan Islam pabli kashanaz lahor, 2019, p.121.
[11] Qadri molq mahboob al rasool tahmeer milat ka liya jamaiyat Alma Pakistan ki siyasi Jo jihd anwar raza lahor, 2012, p.349.
[12] Dastoor jamaiyat Alma Pakistan markazi secrete shuhba nasharu ashat jamaiyat Ulama Pakistan, p.3.
[13] Dastoor jamaiyat Alma Pakistan markazi secrete shuhba nasharu ashat jamaiyat Alma Pakistan, p.3.
[14] Ibid, p.7.
[15] Ibid.
[16] Dastoor jamaiyat Alma Pakistan markazi secrete shuhba nasharu ashat jamaiyat Ulama Pakistan, p.28.
[17] Fazal Allah qazi jamaiyat Alma Islam tahreef or tahroof muqtaba shaikh al hind sawabi, 2017, p.17.
[18] Ibid, p.14.
[19] Muhammad amjad khan setoor jamaitah Alma islami Pakistan markazi secrete italaha Alma Islam Pakistan, p.3.
[20] Muhammad amjad khand setoor jamaitah Alma islami Pakistan markazi secrete italaha Alma Islam Pakistan, p.4.
[21] Ibid, p.6.
[22] Ibid, p.8.
[23] Muhammad amjad khand setoor jamaitah Alma islami Pakistan markazi secrete italaha Alma Islam Pakistan, p.14.
[24] Ibid, p.29.
[25] Abdul khafoor docter ahaly hades manzil ba manzil markazi jamaiyat ahaly hades Pakistan lahor, 2001, p.176.
[26] Dastoor markazi jamaiyat halay hades Ravi ruoz lahor 2005, p.18.
[27] Ibid.
[28] Dastoor markazi jamaiyat halay hades Ravi ruoz lahor 2005, p.18.
[29] Ghalo Imdad Ali qumi tahreeq or qayadad ka kirdar ashkany kaidy milat jafarya Pakistan, 2019, p.14.
[30] Tasleem raza khan safer noor al aref akedmi Pakistan lahor, 2016, p.87.
[31] Ibid, p.308.
[32] Balgan zabih Allah sideeq Pakistan siyasat nazahbi jamaitu ka kerdar nigar sharat 2019, p.228.
[33] Ghalo Imdad Ali qumi tahreeq or qayadad ka kirdar ashkany kaidy milat jafarya Pakistan, 2019, p.178.
[34] Tahreeq nafaz faqh jafarya (murtab) dastoor shiyah Alma ku nasal shubah nshruhatshiyah Alma ku nasal, 2016, p.2.

[35] Ibid, p.11.
[36] Tahreeq nafaz faqh jafarya (murtab) dastoor shiyah Alma ku nasal shubah nshruhat shiyah Alma ku nasal, 2016, p.3.
[37] Ibid, p.21.
[38] Dastoor jamaiyat Pakistan shuhba tanzimee jamait islami arkam afak pris lahor, 2019.
[39] Muhammad amjad khand setoor jamaitah Alma Islam Pakistan markazi secrete italahat jamaitah Alma Islam Pakistan, p.6.
[40] Dastoor jamaiyat Alma Pakistan markazi secrete shuhba nasharu ashat jamaiyat Alma Pakistan.
[41] Dastoor markazi jamaiyat halay hades Ravi ruoz lahor 2005.
[42] Tahreeq nafaz faqh jafarya (murtab) dastoor shiyah Alma ku nasal shubah nshruhat shiyah Alma ku nasal, 2016, p.1.
[43] Dastoor jamait islami shubh tanzimee islami Islamic pabli kashanaz lahor, 2019.
[44] Tahreeq nafaz faqh jafarya (murtab) dastoor shiyah Alma ku nasal shubah nshruhat shiyah Alma ku nasal, 2016, p.1.
[45] Kausar, Syed Waqas Ali, Effectiveness of Political Parties in Pakistan; A Cross Party Study to Measure Party Effectiveness and Its Interrelationship With Intra Party Democracy, Political Finance, and Political Communication among Political Parties of Pakistan, National university of modern languages Islamabad,2013
[46] Dastoor jamait islami shubh tanzimee islami Islamic pabli kashanaz lahor, 2019, p.76.
[47] Dastoor jamaiyat Alma Pakistan markazi secrete shuhba nasharu ashat jamaiyat Alma Pakistan.
[48] Muhammad amjad khand setoor jamaitah Alma Islam Pakistan markazi secrete italahat jamaitah Alma Islam Pakistan.
[49] Dastoor markazi jamaiyat halay hades Ravi ruoz lahor 2005.
[50] Tahreeq nafaz faqh jafarya (murtab) dastoor shiyah Alma ku nasal shubah nshruhat shiyah Alma ku nasal, 2016, p.11.
[51] Mufti taqi usmani Islam or siyasi nazariyat muqtaba mowarof al quran Karachi, 2016, p.256.
[52] Dastoor jamait islami shubh tanzimee islami Islamic pabli kashanaz lahor, 2019.
[53] Dastoor jamaiyat Alma Pakistan markazi secrete shuhba nasharu ashat jamaiyat Alma Pakistan, S.N.
[54] Muhammad amjad khan setoor jamaitah Alma islami Pakistan markazi secrete italahat jamaitah Alma Islam Pakistan.
[55] Tahreeq nafaz faqh jafarya (murtab) dastoor shiyah Alma ku nasal shubah nshruhat shiyah Alma ku nasal, 2016, p.21.
[56] Qadri Arshad jamaity islami aqal Wa astad lal ki rushni may tankidi jaiza jamait ahalysunat Karachi, 2011, p.49.